کمسن

اولیائے کرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی

12-December-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا حَبِیْبَ اللہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحٰبِکَ یَا نُوْرَ اللہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجَمہ: میں نے سُنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُاللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھاپی یا سو سکتا ہے)

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

سرکارِ عالی وقار، محبوبِ رَبِّ غفّار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عافیت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ پاک کے عَرش کے سِوا کوئی سایہ نہ ہو گا، تین شخص اللہ پاک کے عَرش کے سائے میں ہوں گے: (۱)...وہ شخص جو میرے اُمّتی کی پریشانی دُور کرے (۲)... میری سنّت زندہ کرنے والا (۳)... مجھ پر

کثرت سے دُرود پڑھنے والا۔[1]

ے نبی کی شان میں ہو جس قدر دُرود پڑھو
مُحِبّو! پاؤ گے جنت میں گھر دُرود پڑھو
بچاوے تم کو جو دوزخ سے ایسے مُحسِن پر
سدا سلام کہو عُمر بھر دُرود پڑھو[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثَواب کی خاطِر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[3]

مسئلہ: نیک اور جائز کام میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں

☆اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ اوّل تا آخر بیان سنئے ☆پوری توجہ کے ساتھ بیان سننے کی نیّت کیجئے، ☆ادب کے ساتھ بیٹھنے کی نیّت کیجئے ☆اگر آپ کے پاس قلم (Pen/Pencil)، ڈائری ہے تو اَہَم نکات نوٹ کرنے کی بھی نیّت کر لیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1...البدور السافرۃ، باب الاعمال الموجبۃ لظل العرش... الخ، ص ۹۳.

2...نورِ ایمان، ص ۵۶، ملتقطا.

3...معجم کبیر، سهل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ماہِ ربیع الآخر جاری وساری ہے، اس مہینے کو پیرِ پیراں، میرِ میراں، شاہِ جیلاں حضور غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ سے خاص نسبت حاصل ہے، ابھی کچھ ہی دن پہلے آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی بڑی گیارہویں شریف گزری ہے، اس میں شک نہیں کہ حضورِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ مادرزاد یعنی پیدائشی ولیُّ الله تھے۔ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی ولادت کے وقت جو حیرت انگیز واقعات ہوئے وہ بڑے مشہور ہیں۔

غوث پاک مادرزاد ولی

جس دن آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی ولادت ہوئی اُس دن آپ کے دِیارِ ولادت جِیلان شریف میں **گیارہ سو**(1100) بچے پیدا ہوئے وہ سب کے سب **لڑکے** تھے اور سب **ولیُّ الله** بنے۔ (مُنّے کی لاش، ص۵)

حضرت سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کی والدۂ ماجِدہ حضرت سَیِّدَتُنا اُمُّ الْخَیْر فاطمہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا فرمایا کرتی تھیں: جب میرا بیٹا عبدُالقادِر پیدا ہوا تو وہ رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وَقْت میرا دُودھ نہیں پیتا تھا، اگلے سال رَمَضان کا چاند غُبار کی وَجہ سے نظر نہ آیا تو لوگ میرے پاس دَرْیافْت کرنے کے لئے آئے تو میں نے کہا کہ "میرے بچے نے دُودھ نہیں پیا۔" پھر مَعْلُوم ہوا کہ آج رَمَضان کا دن ہے اور ہمارے شہر میں یہ بات مَشْہُور ہو گئی کہ سَیِّدوں میں ایک بچّہ پیدا ہوا ہے جو رَمَضانُ الْمُبارَک میں دن کے وقت دودھ نہیں پیتا۔ (بهجة الاسرار، ذكر نسبه وصفته، ص۱۷۲)

آپ کی بعض کرامات تو ماں کے پیٹ سے بھی ظاہر ہوئیں جیسا کہ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ ابھی اپنی ماں کے پیٹ میں تھے اور ماں کو جب چھینک آتی اور اس پر وہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰه" کہتیں، تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ پیٹ ہی میں جواباً "یَرْحَمُكِ الله" کہتے، اسی طرح جس وقت آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ دُنیا میں جَلْوہ

گر ہوئے، اُس وَقْت ہونٹ آہِستہ آہِستہ حَرکت کر رہے تھے اور **اللہ** کی آواز آرہی تھی۔ (منے کی لاش، ص ۴-۵ ملتقطاً)

اَمیرِ اہلسنّت، حضرتِ علّامہ مَولانا محمد الیاس عطّار قادِری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ حضور غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی شان میں ہدیۂ عقیدت پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رونقِ کل اولیا یاغوثِ اعظم دَسْت گیر
پیشوائے اَصفیا یاغوثِ اعظم دَسْت گیر
آپ ہیں پیروں کے پیر اور آپ ہیں روشن ضمیر
آپ شاہِ اَتقیا یاغوثِ اعظم دَسْت گیر
پیدا ہوتے ہی رکھے رَمضاں میں روزے، دن میں دودھ
کا نہ اک قطرہ پیا یاغوثِ اعظم دَسْت گیر
(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۵۴۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! پیروں کے پیر، روشن ضمیر، پیر دَسْتْ گِیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے علاوہ اور بھی ایسے کئی بزرگانِ دین ہیں جو پیدائشی طور پر اللہ پاک کے ولی تھے، آج ہم ان میں سے کچھ کے بارے میں سننے کی سعادت حاصل کریں گے۔ آیئے! اُس کمسن ولیہ کا تذکرہ سنتے ہیں جس کا ذکر اللہ پاک نے قرآنِ کریم میں فرمایا ہے۔

حضرت بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کا تذکرہ

یہ اللہ پاک کے پیارے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی والدہ حضرت بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا ہیں۔

بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے والد کا نام حضرت عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور والدہ کا نام حضرت بی بی حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا ہے۔ بی بی مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے والد حضرت عمران رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اللہ پاک کے نبی حضرت زکریّا عَلَیْہِ السَّلَام کے ہم زُلف تھے، یعنی حضرت عمران کی زوجہ محترمہ اور حضرت سیّدنا زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی زوجہ محترمہ دونوں بہنیں تھیں۔ حضرت عمران اور حضرت حَنَّہ کی شادی کو ایک عرصہ ہو گیا تھا، لیکن اولاد کی نعمت انہیں حاصل نہیں ہوئی تھی۔ وقت گزرتا رہا اور اب یہ عمر کے اُس حصے کو پہنچ چکے تھے جس میں عام طور پر اولاد ہونے کی اُمید ختم ہو جاتی ہے لیکن یہ نا امید نہیں تھے، ایک دن حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کسی دَرَخْت کے سائے تلے بیٹھی ہوئی تھیں کہ ایک پَرندے پر نظر پڑی جو اپنے بچوں کو دانہ کِھلا رہا تھا۔ اس سے آپ کے دل میں اولاد کا شوق اور بڑھ گیا، تب آپ نے نذر مانی کہ اگر اللہ کریم مجھے اولاد عطا فرمائے گا تو اسے میں بیت المقدس کے لیے وقف کر دوں گی۔[1] اس دور میں بیت المقدس کی خدمت کے لیے لڑکے وَقف کئے جاتے تھے، لڑکیاں وقف نہیں کی جاتی تھیں۔ یہ بچے بالغ ہونے تک وہاں کی خدمت کرتے، بالغ ہونے کے بعد وہ چاہتے تو اسی طرح رہتے اور اگر چاہتے تو دنیا کے کام کاج میں مشغول ہو جاتے تھے۔[2]

شب وروز گزرتے رہے پھر ایک دن وہ پُر مَسَرَّت گھڑی بھی آ پہنچی جب حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے ہاں بیٹی کی وِلادت ہوئی، یہ ان کے لیے بڑی خوشی کا موقع تھا مگر چونکہ بیٹے کی امید پر یہ اسے بَیْتُ المقدس کی خدمت کے لیے وَقْف کرنے کی نذر مان چکی تھیں اور اب خِلَافِ اُمّید لڑکی پیدا ہوئی

1...تفسیر الخازن، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۵، ۱/ ۲۴۰، ملتقطًا.
2... تفسیرِ نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیہ: ۳۵، ۳/ ۳۷۱۔
تفسیر الخازن، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۵، ۱/ ۲۳۹، بتغیر.

تھی جس کے باعِث نذر پوری ہونا بَظاہِر ناممکن ہو گیا تھا، حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے اس بچی کا نام رکھا اور چونکہ آپ اسے بَیْتُ المقدس میں رکھنے کی نِیَّت کر چکی تھیں، اس لیے اسے ایک کپڑے میں لپیٹ کر بَیْتُ المقدس کی طرف چل دِیں۔

بَیتُ المقدس میں اس وقت چار ہزار خُدَّام رہتے تھے اور ان کے سردار ستائیس (27) یا ستر (70) تھے۔ جن کے امیر حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام تھے۔[1] حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا اپنی بیٹی کو لے کر جب یہاں پہنچیں تو اسے یہاں کے عُلَماء کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا: یہ میری بیٹی ہے جسے میں نے (اللہ پاک کی عِبَادت اور بَیْتُ المقدس کی خدمت کے لیے) آزاد (یعنی وَقْف) کر دیا ہے۔ اگرچہ لڑکیاں اس خدمت کی صلاحیت نہیں رکھتیں مگر (چونکہ میں اسے وَقْف کر چکی ہوں اس لیے) میں اسے لوٹا کر گھر بھی نہیں لے جاسکتی لہٰذا آپ حضرات میری یہ نذر قبول فرمالیجئے۔[2] ان علماءِ کرام نے اس بچی کی پرورش کو اپنے لیے عزت و وقار کا سبب جانا اور ہر ایک اس کے لیے اپنی خدمات پیش کرنے لگا۔ بالآخر اس پاک باز بچی کی پرورش کا ذمہ حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ملا جو اُن عُلَما کے سردار اور بچی کے خالو تھے۔[3]

آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے بَیْتُ المقدس میں فرشِ مسجِد سے قدرے بلند ایک کمرہ بنایا اور وہاں اس بچی کو رکھا، یہاں سِوائے آپ کے اور کوئی نہ جاتا تھا۔ کھانے پینے وغیرہ کا سامانِ ضرورت بھی آپ ہی لے

1... تفسیر نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیہ:۳۷، ۳/ ۳۸۱، بتغیر قلیل۔
2...الدر المنثور، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳٦، ۲/ ۱۸۳.
3... تفسیر نعیمی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیہ:۳۷، ۳/ ۳۸۱، بتغیر۔تفسیر الخازن، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱/ ۲٤۱، مختصرًا۔تفسیر الجلالین مع حاشیۃ الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱/ ۲۳۱، مختصرًا.

کر جاتے[1] اور واپَسی پر تمام دروازے بند کر کے تالا لگا آتے۔[2] آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام جب کھانے پینے کا سامان لے کر وہاں پہنچتے تو اس بچی کے پاس بے موسم کے پھل دیکھتے۔ یعنی گرمی کے پھل سردی میں اور سردی کے پھل گرمی میں پاتے۔[3] ایک مرتبہ حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اسے مُخَاطب کر کے پھلوں کے بارے میں پوچھا کہ

اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؕ (پ۳، آل عمران:۳۷) تَرْجَمَۂ کنزالایمان: یہ تیرے پاس کہاں سے آیا؟

بچپن کی اس ننھی سی عمر شریف میں اس بچی نے کیسا ایمان افروز جواب دیا... کہنے لگیں:

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۳۷﴾ تَرْجَمَۂ کنز الایمان: وہ اللہ کے پاس سے ہے، بیشک اللہ جسے چاہے بے گنتی دے۔

(پ۳، آل عمران:۳۷)

حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا

حضرت زَکَرِیَّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جب بچی کی یہ کرامت دیکھی کہ ان کے پاس بے موسم جنّتی پھل آتے ہیں اور ان کا وہ جواب سُنا تو آپ کے دل میں فرزند کا شوق پیدا ہوا[4] اس وقت آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور آپ کی زوجہ محترمہ دونوں عمر رسیدہ ہو چکے تھے اور اس عمر میں عام طور پر اولاد نہیں ہوا کرتی، لیکن آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یقین کر لیا کہ جو ربّ اس بچی کو بے موسم میوے دینے پر قادِر ہے اور جو خدمتِ بَیْتُ المقدس کے لیے بجائے لڑکے کے لڑکی اور بجائے جَوَان کے بچی کو قبول فرمالیتا ہے اور جو

1...جلالین مع الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱/ ۲۳۱.
2...روح المعانی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۳/ ۱۸۶، بتغیر قلیل.
3...جلالین مع الصاوی، پ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۷، ۱/ ۲۳۱.
4...المرجع السابق، تحت الآیۃ: ۳۸، ۳/ ۳۹۰، بتغیر قلیل۔

اس بچی کو بچپن میں بولنے کی طاقت دیتا ہے اور جو بغیر گمان رِزْق دینے پر قادِر ہے وہ مجھ جیسی عمر والے کو میری بانجھ (یعنی بچے سے ناامید) بیوی سے اولاد بخشنے پر بھی قادِر ہے، چنانچہ اسی وَقْت اور اسی جگہ جہاں اس بچی سے یہ گفتگو ہوئی تھی، انہوں نے بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی۔ عرض کیا کہ اے مولیٰ! مجھے اس بڑھاپے میں خاص اپنی طرف سے ایک پاک وستھرا بیٹا عطا فرما، تُو دعاؤں کو قبول فرمانے والا ہے۔ جب تُو نے حَنَّہ کی دعا قبول کی تو میری دعا کو بھی ضرور قبول فرمائے گا۔[1] قرآنِ کریم میں ان کے اس جگہ دعا کرنے کا ذِکْر موجود ہے، چنانچہ پارہ 3، سُورۂ آلِ عمران، آیت نمبر 38 میں ارشاد ہوتا ہے:

هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهٗ ۚ قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ ﴿۳۸﴾

(پ۳، آلِ عمران: ۳۸)

ترجمۂ کنزالایمان: یہاں پکارا زَکَرِیّا اپنے ربّ کو بولا اے ربّ میرے مجھے اپنے پاس سے دے ستھری اولاد، بے شک تُو ہی ہے دعا سننے والا۔

اللہ پاک نے ان کی دُعا کو بھی شَرَفِ قبولیت بخشا اور کچھ عرصے بعد ان کے ہاں ایک نیک و صالِح فرزند کی وِلادت ہوئی جس کا نام "یحییٰ" رکھا گیا۔ حضرت زَکَرِیّا عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرح ان کے فرزند حضرت یحییٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام بھی منصبِ نبوت پر فائز ہوئے۔

جبکہ حضرت مریم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہَا کو اللہ کریم نے بغیر باپ کے حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی صورت میں فرزند عطا فرمایا۔ اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حِساب مغفرت ہو۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللهُ عَلٰی مُحَمَّد

1...المرجع السابق، ۳/ ۳۹۰، بتغیر قلیل وملتقطاً۔

حضرت مریم کے واقعے سے ملنے والے مَدَنی پھول

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کے اس واقعے میں ہمارے لیے کئی مَدَنی پھول موجود ہیں۔ ایک بات یہ معلوم ہوئی کہ

- جو اللہ پاک کی رحمت سے امید رکھتا ہے، اُس کی اُمید پوری ہوتی ہے۔
- جب بھی امید کے ساتھ ربِّ کریم کی بار گاہ میں خلوصِ نیت اور صِدْقِ دل سے دعا کی جائے وہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔

غور کیجئے! جب حضرت مریم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا کی والدہ حضرت حَنَّہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا نے بار گاہِ الٰہی میں دعا کی تو باوجود بڑھاپے کے، باوجود ایسی عمر کے کہ جس میں عام طور پر اولاد نہیں ہوتی، اللہ پاک نے انہیں ایسی بیٹی عطا فرمائی جو مادر زاد (یعنی پیدائشی) ولیہ تھیں اور ان کا حال یہ ہوا کہ دودھ پینے کی عمر میں ان سے کرامات کا اظہار ہونے لگا۔

اس آیت سے اور بھی کئی مَدَنی پھول ملتے ہیں، جن کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے مشہور مفسرِ قرآن، حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: (یہاں سے یہ بات معلوم ہوئی کہ) کچھ لوگوں کا اپنے آپ کو دِین کے لیے خالِص کر دینا ضروری ہے، اگر سب لوگ دنیا میں مشغول ہو جائیں تو دِین کیسے قائم رہے۔ کاش! مسلمان اس سے عبرت پکڑیں اور اپنی بعض اولاد کو خدمتِ دین کے لیے وَقْف کر دیں جنہیں بچپن سے اس کے لیے تیار کریں، مگر افسوس کہ اب مسلمان کی نظر روٹی پر رہ گئی، مگر یاد رکھو کہ تمہاری عزت دِین سے ہے اور دِین کا باقی رہنا عُلَماء اور صالحین سے ہے، اگر اپنی بقا

چاہتے ہو تو اپنی جماعت میں ایسے لوگ زیادہ بناؤ۔ ربِّ کریم فرماتا ہے:[1]

فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآىٕفَةٌ لِّیَتَفَقَّهُوْا فِی الدِّیْنِ" (پ ۱۱، التوبہ: ۱۲۲)

تَرْجَمۂ کنز الایمان: توکیوں نہ ہوا کہ ان کے ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکلے کہ دِین کی سمجھ حاصل کریں۔

بزرگوں کی دعا کی برکتیں

حکیم الاُمّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور نکتے کی طرف رہنمائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ایک بات یہ بھی معلوم ہوئی کہ بزرگوں کی دعا سے ربِّ کریم اپنے قانون بدل دیتا ہے، ☆ دیکھو! ربّ (کریم) نے حضرت حَنَّہ کی دعا سے اس زمانہ کا شرعی قانون بدل دیا، ☆ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ کی خواہش سے بَیْتُ المقدس کے قبلہ ہونے کا قانون تبدیل کر دیا، ☆ حضرت ابراہیم وزکریّا عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کی دعا سے بانجھ بوڑھی عورتوں کو اولاد بخشی یہ بھی قانونِ وِلادت کے خِلَاف ہے، ☆ (حضرت) عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی دعا سے آسمان سے روٹی و مچھلی کا دسترخوان آیا حالانکہ آسمان سے پانی آنے کا قانون ہے وہاں سے روٹی آنے کا قانون نہیں، ☆ حضرت حِزْقِیل وعُزَیر عَلَیْہِمَا الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَام کی دعا سے مرے ہوؤں کو صدیوں کے بعد زندہ فرمادیا حالانکہ قیامت سے پہلے مُردہ زندہ ہونا خِلَافِ قانون ہے۔ معلوم ہوا:

نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں [2]

مفتی صاحب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ایک اور نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یہاں سے یہ بھی معلوم ہوا

1… تفسیر نعیمی، پ ۳، آلِ عمران، تحت الآیۃ: ۳۶، ۳/ ۳۷۵.
2… المرجع السابق.

کہ نُزُولِ رحمت کے وَقْت دُعا مانگنا سنّتِ انبیاء ہے۔ دیکھو! حضرت زَکَرِیّا عَلَیْہِ السَّلَامُ نے حضرت مریم (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہَا) کے پاس بے موسم پھل دیکھ کر دُعا کی۔ حدیث شریف میں ہے کہ بارش کے وَقْت دعا مانگو کہ یہ نُزُولِ رحمت کا وَقْت ہے۔ (1)

کرامت کا انکار گمراہی

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: اولیائے کرام (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) کو اللہ پاک نے بہت بڑی طاقت دی ہے، ان میں جو اصحابِ خدمت ہیں، اُن کو تصرّف کا اختیار دیا جاتا ہے، (وہ) سیاہ، سفید کے مختار (مالک) بنا دیے جاتے ہیں، یہ حضرات نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے سچے نائب ہیں، ان کو اختیارات و تصرفات حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) کی نیابت میں ملتے ہیں، عُلومِ غیبیہ ان پر مُنْکَشِف (ظاہر) ہوتے ہیں، ان میں بہت کو مَا کَانَ وَمَا یَکُوْن (جو ہو چکا اور جو ہو گا) اور تمام لوحِ محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں، مگر یہ سب حضورِ اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے واسطہ و عطا سے (ہے)، بے وِساطَتِ (بغیر واسطۂ) رسول (کے) کوئی غیرِ نبی کسی غیب پر مُطَّلَع (خبر دار) نہیں ہو سکتا۔ کرامتِ اولیا حق ہے، اِس کا منکر (انکار کرنے والا) گمراہ ہے۔ مُردہ زندہ کرنا، مادر زاد (پیدائشی) اندھے اور کوڑھی کو شِفا دینا، مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا، غرض تمام خَوارقِ عادات، اولیاء (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن) سے ممکن ہیں، سوا اس معجزہ کے جس کی بابت (متعلق) دوسروں کے لیے ممانعت ثابت ہو چکی ہے۔ جیسے قرآنِ مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا یا دنیا میں بیداری میں اللہ کریم کے دیدار یا کلامِ حقیقی سے مشرف ہونا، اِس کا جو اپنے یا کسی ولی کے لیے دعویٰ کرے، کافر

1...المرجع السابق، تحت الآیۃ:۳۸، ۳/ ۳۹۱۔

ہے۔(بہارِ شریعت،۱/۲۶۷ تا ۲۷۰ بتغیر)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "مَدَنی مذاکرہ"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام **"ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ"** بھی ہے۔ اس مَدَنی کام کے بے شُمار دینی و دُنیوی فوائد ہیں، ✤**مَدَنی مذاکرے کی** بَرَکت سے گناہوں سے بچنے کا ذِہن ملتا ہے۔ ✤ **مَدَنی مذاکرے** کی بَرَکت سے علمِ دِین حاصل ہوتا ہے۔ ✤**مَدَنی مذاکرے** کی بَرَکت سے دِینی معلومات(Islamic knowledge) کے ساتھ اَخلاقی تربیت بھی نصیب ہوتی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس مَدَنی کام کی بَرَکت سے بے شُمار لوگ گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر نیکیاں کرنے والے بن گئے۔

12 مَدَنی کاموں میں سے اس مَدَنی کام **"ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ"** کی تفصیلی معلومات جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کے 72 صفحات پر مشتمل رسالے **"ہفتہ وار مَدَنی مذاکرہ"** کا مطالعہ کیجئے۔ تمام ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اس رسالے کا لازمی مطالعہ فرمائیں، یہ رسالہ مکتبۃ المدینہ پر دستیاب ہونے کے ساتھ ساتھ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami .net سے بھی پڑھا جاسکتا ہے۔

اس رسالے کے مطالعے کی بَرَکت سے آپ جان سکیں گے ✤مَدَنی مذاکرہ کی اَہَمِّیَّت ✤اجتماعی مَدَنی مذاکرے میں شرکت کے طریقے ✤مَدَنی مذاکرے کے بارے میں امیرِ اہلسنت کے مَدَنی پھول ✤مَدَنی مذاکرے کے متعلق مرکزی مجلس شوریٰ کے مَدَنی پھول ✤مدنی مذاکرے کے 26 مَدَنی پھول ✤مَدَنی مذاکرے کی شرعی و تنظیمی احتیاطیں وغیرہ۔

مَدَنی مذاکرے کی بَرَکت

حیدر آباد (سندھ) کے علاقے پُھلیلی پار کے مقیم اسلامی بھائی یوں تو بچپن ہی سے دامَنِ عطّار سے وَابَسْتہ تھے مگر شیطان مردُود نے دُنیا کے پُرفَریب نظاروں میں بُری طرح اُلجھار کھا تھا۔ زندگی کے قیمتی ماہ و سال غَفْلَت میں بسر ہو رہے تھے کہ خوش قسمتی سے ایک بار کسی مُبَلِّغِ دَعْوَتِ اِسْلَامی سے مُلاقات ہوگئی، جنہوں نے ان سے پوچھا: کیا آپ اَمِیْرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے بیانات سُنتے ہیں؟ جواب دیا: نہیں۔ اس پر وہ کہنے لگے کہ اَمِیْرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: **جو روزانہ ایک بیان سنتا ہے میں اس سے خوش ہوتا ہوں۔** ان اَلْفَاظ نے ان کے دل میں چُھپی اپنے مرشدِ کریم سے مَحبَّت کو جگادیا۔ چنانچہ انہوں نے مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ سے جاری کردہ 50 مَدَنی مذاکروں پر مُشْتَمِل وی سی ڈی (VCD) خرید لی اور روزانہ ایک مَدَنی مُذاکرہ سننے کی سَعَادَت پانے لگے۔ اَمِیْرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی پُر تاثیر گفتگو کی بَرَکَت سے دن بدن گناہوں سے نَفْرَت اور نیکیوں سے مَحبَّت بڑھنے لگی، ابھی چند ہی مَدَنی مُذاکرے سنے تھے کہ ان کے کردار اور اَندازِ زِنْدَگی میں تبدیلی آنے لگی۔ انہیں نہ صرف سُنّتوں پر عَمَل کا جذبہ ملا بلکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وہ مَدَنی کاموں میں بھی دلچسپی لینے لگے۔ اَلْغَرَضْ مَدَنی مذاکروں کے ذریعے ان کی ایسی مَدَنی تَرْبِیَت ہوئی جو 26 سالہ زندگی میں کبھی نہ ہوئی تھی۔

اے بیمارِ عِصیاں تُو آجا یہاں پر گُناہوں کی دیگا دَوا مَدَنی ماحول
گنہگارو آؤ، سِیہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عشق دیگا بَنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ بابا فرید الدین گنجِ شکر

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم کمسنی میں مرتبۂ ولایت پر فائز ہونے والے اللہ پاک کے نیک بندوں کے بارے میں سُن رہے تھے۔ ان میں سے ایک شیخُ الْاِسْلام، حضرت بابا فریدُ الدِّین مسعود گنجِ شکر چشتی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔

حضرت بابا فرید گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے نیک گھرانے میں آنکھ کھولی۔ آپ کے والدِ گرامی قاضی سلیمان عالمِ دِین تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی والدہ نیک نمازی اور تہجُّد گزار ہونے کے ساتھ ساتھ وَلِیَّہ بھی تھیں۔[1] ایک دفعہ اُنْتیس (29) شعبان کو آسمان پر بادل تھا۔ لوگ ایک اَبدال کے پاس گئے جو اُسی قصبہ میں رہتے تھے۔ جب ان سے رمضان کے روزے کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: آج رات قاضی سلیمان کے ہاں ایک لڑکے کی ولادت ہو گی جو قطبِ وقت ہو گا۔ اگر وہ بچہ کل دودھ نہ پیئے تو تم روزہ رکھ لینا ورنہ نہیں۔ چنانچہ اسی رات قاضی سلیمان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ہاں نیک بخت لڑکے کی ولادت ہوئی اور اس نے اگلے روز دودھ نہ پیا اور روزہ رکھا۔ اسے دیکھ کر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔ یہ بچہ کوئی اور نہیں بلکہ حضرت بابا فرید الدین مسعود گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ تھے۔[2]

الٰہی واسطہ کُل اولیا کا مرا ہر ایک پورا مُدَّعا ہو

(فاتحہ اور ایصال ثواب کا طریقہ، ص۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! غور کیجئے! اللہ پاک نے اپنے ولیوں کو کیسی شان

1 ... انوار الفرید، ص۴۳، حیاتِ گنجِ شکر، ص۲۵۳ وغیرہ
2 ... اقتباس الانوار، ص۴۳۴، حیاتِ گنجِ شکر، ص۲۵۵

عطا فرمائی ہے کہ وہ دُنیا میں آتے ہی روزے رکھنے شروع کردیتے تھے، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ان اللہ والوں کی سیرت پر چلتے ہوئے رِضائے اِلٰہی اور ثواب کے لیے، محبتِ اِلٰہی حاصل کرنے کے لیے خوب **نیک اعمال** بجالائیں، ہر دم گناہوں سے بچیں، ہمیں چاہیے کہ ہم بھی اپنے اندر عبادت کا شوق پیدا کریں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنے آپ کو نمازروزے کا پابند کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی ساری زندگی **فرائض و واجبات** کی پابندی کریں۔ ہمیں چاہیے کہ اپنی عبادتوں میں خشوع و خضوع پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے بزرگانِ دین کے نقشِ قدم پر چلیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم بھی علمِ دین سیکھنے والے بنیں۔ ہمارے بزرگانِ دین بھی علمِ دین سیکھنے کے شیدائی تھے۔ جیسا کہ منقول ہے،

شرفِ بیعت کا واقعہ

دورانِ طالب علمی حضرت بابا فرید گنج شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ مسجد میں تشریف لے جاتے اور قبلہ رُخ بیٹھ کر اپنے اَسباق یاد کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ سُلطانُ المشائخ حضرت قُطبُ الدِّین بُختِیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ملتان میں جلوہ گر ہوئے اور اسی مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے تشریف لائے۔ حضرت بابا فرید گنجِ شکر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ حسبِ عادت مُطَالَعہ میں مصروف تھے کہ ایک خوشگوار احساس نے آپ کو نظر اٹھانے پر مجبور کردیا۔ نظر اٹھنے کی دیر تھی کہ ایک ولیٔ کامل کے روشن اور نورانی چہرے کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی ہونے لگیں، چنانچہ بے ساختہ احترام میں کھڑے ہوئے اور قریب آکر دو زانو بیٹھ گئے۔ حضرت قُطبُ الدِّین بُختِیار کاکی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے تَحِیَّۃُ الْمَسْجِد (کے نوافل) سے فارغ ہو کر دریافت فرمایا: کیا پڑھ رہے ہو؟ عرض کی: فقہ کی کتاب ''اَلنَّافِع'' ہے، فرمایا: کیا تمہیں معلوم ہے

کہ اس کتاب سے نفع ہو گا؟ عرض کی: حضور! نفع تو آپ کی نظرِ کرم سے ہو گا۔ جواب سُن کر حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بہت خوش ہوئے اور شفقت فرماتے ہوئے آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو اپنے مُریدوں میں شامل فرمالیا۔ جب حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ ملتان شریف سے واپس روانہ ہوئے تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بھی پیچھے پیچھے چلنے لگے، یہ دیکھ کر حضرت قُطب الدین بختیار کاکی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے خوب علمِ دین حاصل کرو، پھر میرے پاس دہلی آنا کیونکہ بے علم زاہد (یعنی علم نہ رکھنے والا پرہیز گار) شیطان کا کھلونا ہوتا ہے۔[1]

علم حاصل کرنے کی برکتیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! علمِ دین حاصل کرنا بہت بڑی سعادت اور افضل عبادت ہے۔ علم کی روشنی سے جہالت اور گمراہی کے اندھیروں سے نجات ملتی ہے۔ علم ہی سے اللہ پاک کی پہچان حاصل ہوتی ہے۔ علم کے بغیر عمل کرنے والے کے اَعمال اکثر اوقات بجائے دُرُستی اور ثواب کے خراب اور باعثِ عذاب بن جاتے ہیں۔ علمِ دِین سیکھنے کا ذہن بنانے کے لیے فتنوں والے دور میں "**مدنی چینل**" بہت معاون و مددگار ہے، ☆**مدنی چینل** پر چلنے والے علمِ دِین سے مالامال مختلف سلسلے عِلمِ دِین سیکھنے کا شوق پیدا کریں گے، **ہفتہ وار مدنی مذاکرہ** خود بھی پابندی سے دیکھیں اور اپنے گھر والوں کو بھی دِکھائیں، اس سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا، ☆**ہر ہفتہ وار مدنی رِسالے** کا مطالعہ کرنے یا بولتا رسالہ (Audio) سُننے کا معمول بنالیں، اس کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا ☆**ماہنامہ فیضانِ مدینہ** کے مطالعہ کی برکت سے بھی **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا

---

1 ... سیر الاولیاء مترجم، ص ۱۲۱، خزینۃ الاصفیاء، ۲/ ۱۱۰ ملخصاً

ہو گا۔☆ دعوتِ اِسلامی کی ویب سائٹ(www.dawateislami.net) کا وِزٹ کیجئے، سینکڑوں موضوعات پر **سُنّتوں بھرے بیانات** (آڈیو /ویڈیو)، **مدنی مذاکرے** دیکھنے سُننے، علمِ دِین سے مالامال **کتب و رسائل** کے مطالعے کی برکت سے **علمِ دِین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔ ☆ قافلوں میں سفر کی برکت سے **علمِ دین سیکھنے** کا شوق پیدا ہو گا۔

دیتے ہیں فیضِ عام، اَولیائے کرام لوٹنے سب چلیں، قافِلے میں چلو

اولیا کا کرم، تم پہ ہو لاجَرَم خوب جلوے ملیں، قافِلے میں چلو

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۶۷۱۔۶۷۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تذکرۂ بہاءُ الدّین مُلتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم چھوٹی عمر میں ہی تاجِ ولایت سجانے والے اولیائے کرام کے بارے میں سُن رہے تھے۔ ان میں سے ایک اور شیخ الاسلام حضرت بہاءُ الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ بھی مادر زاد (پیدائشی) اولیائے کرام میں سے ہیں۔ بزرگی کے آثار تو وقتِ ولادت ہی سے ظاہر تھے۔ منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بچپن میں بھی رمضان المبارک میں دن کے وقت دودھ نہ پیتے تھے۔[1] آپ کی علاماتِ ولایت بچپن ہی سے ظاہر ہونے لگی تھیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والدِ ماجد حضرت وَجِیْہُ الدِّین محمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ آپ کے پاس تلاوتِ قرآنِ کریم کرتے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ماں کا دودھ چھوڑ کر تلاوت کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ گویا قرآن سُن

1 ... تذکرہ حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی، ص ۴۰، اللہ کے ولی، ص ۴۰۲ ملخصاً

رہے ہوں۔[1] باوجود مادرزاد ولی ہونے کے سنِ شعور (سمجھ بُوجھ کی عمر) کو پہنچتے ہی حضرت بہاءُ الدین زَکریّا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ علمِ دین سیکھنے کی طرف متوجہ ہوئے۔ اللہ پاک کی عطا کردہ صلاحیتوں اور کریم استاد کی شفقتوں سے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے 7 یا 12 سال کی عمر میں ہی مکمل قرآن پاک قرأتِ سَبعہ (یعنی 7 مختلف قرأتوں) کے ساتھ حفظ فرمالیا۔ پھر مقامی اساتذہ سے اکتسابِ علم کیا۔[2] حضرت شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ابھی 12 سال کے تھے کہ والدِ گرامی کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کے چچا حضرت شیخ احمد غوث رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سر پر والدِ ماجد کی دستار باندھی اور آباءواَجداد کی مَسنَد پر بٹھا کر خانقاہ کے سارے انتظامات آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سپرد کردیے۔[3] آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دل میں علمِ دین حاصل کرنے کا جذبہ تھا، آپ نے اپنے چچا جان کو سارے انتظامات سنبھالنے کی التجا کی اور خود علم دین حاصل کرنے کے لئے اجازت چاہی اور ان کی اجازت سے علمِ دین سیکھنے چلے گئے۔[4]

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنی اولاد یا جو ہماری سرپرستی میں ہوں انہیں علم دین حاصل کرنے کا ذہن دیں اور جو علم دین حاصل کرنے کا ذوق شوق رکھتے ہوں ان کی حوصلہ افزائی بھی کریں، جہاں تک ہوسکے ہر لحاظ سے ان کی مدد بھی کریں۔

اولاد کی دینی تربیت کیجئے

---

1 ... تذکرہ اولیائے پاک و ہند، ص۳۶، تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص۴۰، اللہ کے خاص بندے، ص۵۴۰، اللہ کے ولی، ص۴۰۳ ملخصًا

2 ... تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص۴۱، تذکرہ مشائخ سہروردیہ قلندریہ، ص۱۴۲

3 ... تذکرہ حضرت بہاءالدین زکریا ملتانی، ص۴۱ ملخصًا، تذکرہ اولیائے پاک وہند، ص۳۶ ملخصًا

4 ... اللہ کے ولی، ص۴۰۳، ۴۰۴

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! یاد رکھئے! ہمارا پیارا بیٹا، ہمارے جگر کا ٹکڑا اور ماں باپ کی آنکھوں کا تارا ہی سہی لیکن یہ مت بھولئے کہ وہ اللہ پاک کا بندہ، اُس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا اُمّتی اور اسلامی مُعاشَرے کا ایک فرد ہے۔ اگر ہماری تربیَت اسے اللہ پاک کی دُرُست طریقے پر عبادت، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں اور اسلامی مُعاشَرے میں اس کی ذمّے داری نہ سکھا سکی تو اُسے اپنا اطاعت گزار فرزند دیکھنے کے سنہرے خواب بھی مت دیکھئے کیونکہ یہ اسلام ہی تو ہے جو ایک مسلمان کو اپنے والِدَین کی اطاعت اور ان کے حُقُوق کی بجا آوری کا درس دیتا ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ جب اَولاد کی تربیَت سے غفلت کے اثرات سامنے آتے ہیں تو یہی والِدَین ہر کسی کے سامنے اپنی اولاد کے بگڑنے کا رَونا روتے دکھائی دیتے ہیں، انہیں یہ نہیں بُھولنا چاہیے کہ اولاد کو اس حال تک پہنچانے میں خود ہمارا اپنا ہی ہاتھ ہوسکتا ہے۔ والدین کو غور کرنا چاہئے کہ ہم نے اپنے بچے کو ABC بولنا تو سکھایا مگر قراٰن پڑھنا نہ سکھایا، مغرِبی تہذیب کے طور طریقے تو سمجھائے مگر رسولِ عَرَبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سنّتیں نہ سکھائیں، جنرل نالج (معلوماتِ عامہ) کی اَہمِیَّت پر تو اس کے سامنے گھنٹوں لیکچر دیئے مگر فرض دِینی عُلوم کے حُصُول کی رَغبت نہ دلائی، اس کے دل میں مال کی مَحبَّت تو ڈالی مگر عشقِ رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی شَمع نہ جلائی، اسے دُنیوی ناکامیوں کا خوف تو دلایا مگر قَبر و حَشر کے امتحان کی ناکامی کے بھیانک نتائج سے نہ ڈرایا، اسے "ہیلو (Hello)! ہائے! اور ہاؤ آر یُو (how are you)!" کہنا تو سکھایا مگر سلام کرنے کا صحیح طریقہ نہ بتایا۔ اس مقصد کے حصول کے لیے دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول ایک زبردست نعمت ہے، کیونکہ بچوں کی **دُرست اسلامی تربیت** کرنے کے لیے والدین کا بھی تربیت یافتہ ہونا ضروری ہے، "**مدنی چینل**" جہاں ہر شعبے سے وابستہ عاشقانِ رسول کی رہنمائی کررہا ہے وہیں پر **روزانہ شام 04:00 سے 06:00** بالخصوص **بچوں کے لیے** مدنی چینل

(Madani Channel For Kids) کا آغاز بھی کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔بچوں کے مدنی چینل میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ !دیگر مبلغین کے ساتھ ساتھ امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور **نگرانِ شوریٰ** بھی بچوں کی خود تربیت فرماتے ہیں۔

اے عاشقانِ رسول! جس طرح بچوں کی دُنیوی تعلیم و تربیت کے حصول کے لیے **اسکول اور ٹیوشن** کی پابندی کروائی جاتی ہے، **اے کاش!** اِسی طرح ہم ان اوقات میں بچوں کو صرف مدنی چینل دیکھنے کا پابند بنائیں، ہم اس کی کوشش تو کریں، پھر دیکھیں اس کی کیسی کیسی برکتیں ظاہر ہوتی ہیں۔

قرآن واحادیث اور اقوالِ بزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین کی روشنی میں اولاد کی تربیَت کا طریقہ جاننے کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی 188 صَفحات پر مشتمل کتاب، **"تربیتِ اولاد "** کا ضَرور مُطالعَہ کیجئے۔[1]

یا ربّ بچا لے تُو مجھے نارِ جَحِیم سے
اولاد پر بھی بلکہ جہنّم حرام ہو

(وسائلِ بخشش مُرمم، ص۳۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت شیخ ابو عبداللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ نے ایک روز اپنے شوہر یعنی اِن کے والد سے مچھلی لانے کی فرمائش کی۔ شیخ کے والد بازار گئے اور اپنے فرزند (ابوعبداللہ) کو بھی ہمراہ لے گئے۔ بازار سے مچھلی خریدی اور ایک مزدور تلاش کرنے لگے تاکہ وہ مچھلی گھر تک پہنچادے۔ ایک لڑکا ملا اور اس نے مچھلی سر پر اُٹھالی اور ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ راستے میں جونہی اذان کی آواز سنائی دی، وہ مزدور لڑکا ٹھہر گیا اور پھر کہنے لگا "مجھے نماز کی تیاری کرنی ہے، اگر آپ میرے نماز کے لئے جانے پر راضی ہوں تو

---

1 ... نیکی کی دعوت، ص۵۴۶ ملخصًا

میرا انتظار کریں ورنہ اپنی مچھلی لے جائیں۔"

حضرت شیخ ابو عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد نے کہا: اس لڑکے کا مزدور ہونے کے باوجود اللہ پاک پر کیسا توکُّل ہے، پھر ہمیں تو بدرجہ اولیٰ اللہ پاک کی ذاتِ اقدس پر کامل بھروسا کرنا چاہئے۔ چنانچہ مچھلی وہیں چھوڑ کر ہم لوگ نماز پڑھنے کے لئے چلے گئے۔ ہم لوگ نماز پڑھ کر نکلے تو مچھلی اپنی جگہ پر موجود تھی۔ لڑکے نے مچھلی اٹھائی اور ہم لوگ گھر پہنچے۔ حضرت شیخ ابو عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے والد نے یہ واقعہ اپنی زوجہ کو بتایا۔ اُن کی والدہ نے یہ سُن کر کہا: "اس لڑکے سے کہیے تھوڑی دیر رُک کر ہم لوگوں کے ساتھ مچھلی کھانے میں شریک ہو جائے، لڑکے نے کہا: میں روزے سے ہوں۔ شیخ کے والد نے کہا: "اگر ایسی بات ہے تو شام کو آکر یہیں کھانا کھالیجئے گا۔ لڑکے نے کہا: میرا طریقہ یہ ہے کہ جب ایک بوجھ اٹھالیتا ہوں تو دوبارہ نہیں اٹھاتا، یعنی دن میں ایک ہی بار مزدوری کرتا ہوں، اب کسی قریب کی مسجد میں جاکر رہوں گا اور اِنْ شَآءَ اللہ شام کو آجاؤں گا۔"

شام ہوئی تو وہ مزدور لڑکا آیا اور سب نے مل کر کھانا کھایا، کھانے سے فارغ ہو کر وہ لڑکا وضو کر کے ایک کونے میں جا بیٹھا۔ حضرتِ جلاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ان کے والد نے جب دیکھا کہ یہ مزدور لڑکا تنہائی پسند ہے، تو اُسے چھوڑ کر ایک طرف ہو گئے۔ حضرت شیخ ابو عبداللہ جلاء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے گھر میں ایک عورت اپاہج (معذور) تھی، رات کو گھر والوں نے اُس اپاہج (معذور) عورت کو بغیر سہارے کے ازخود چلتے دیکھا تو حیران رہ گئے اور اس سے شفایابی کا سبب پوچھا تو اس نے کہا: "میں نے اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کی تھی: اے ربِّ کریم! مجھے اس کمسن مہمان کی بَرَکت سے شفا عطا فرمادے۔" اللہ پاک نے میری دعا قبول فرمائی اور مجھے شفا عطا فرمادی۔

حضرت شیخ ابو عبداللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اور ان کے گھر والے جب اُس کمرے کی طرف گئے، جہاں

وہ مزدور لڑکا گوشہ نشین ہو کر اللہ پاک کی عبادت کر رہا تھا تو کمرے کو خالی پایا حالانکہ اُس کمرے کا دروازہ بند تھا۔(عیون الحکایات، حصہ دوم، صفحہ ۳۴ ملخصا)

ہم کو سارے اولیاء سے پیار ہے
اِنْ شَآءَ اللہ اپنا بیڑا پار ہے
(قبر والوں کی 25 حکایات، ص ۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

حضرت سلطان باہو کی ولادتِ باسعادت

حضرت سُلطان باہو رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بروز پیر ماہِ رمضانُ المبارک ۱۰۳۹ھ بمطابق اپریل 1630ء میں(شور کوٹ ضلع جھنگ پنجاب) پاکستان میں پیدا ہوئے۔(باہو عین یاہو، ص ۱۰۷ ابتغیر)

پیدائش سے پہلے ولایت کی بشارت

والدۂ ماجدہ حضرت بی بی راستی رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہا کو حضرت سُلطان باہو رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی پیدائش سے قبل ہی الہام ہو چکا تھا کہ ان کے شکم (پیٹ) میں ایک ولیِ کامل پرورش پارہا ہے چنانچہ خود فرماتی ہیں: مجھے غیب سے یہ بتایا گیا ہے کہ میرے پیٹ میں جو لڑکا ہے وہ پیدائشی ولیُّ اللہ اور تارکِ دُنیا(یعنی دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے والا) ہو گا۔(مناقب سلطانی، ص ۲۶ ملخصًا)

بچپن کے معمولات

حضرت سُلطان باہو رَحمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے معمولاتِ مبارکہ میں سے تھا کہ شیر خواری کے دنوں میں جب رمضانُ المبارک آتا تو دن بھر والدۂ ماجدہ کا دودھ نہ پیتے، پھر جب افطار کا وقت ہوتا تو دودھ

نوش فرماتے۔ بچپن میں حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے سانس کے ساتھ "ھُو ھُو" کی آواز اس طرح نکلتی تھی جیسے آپ رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ ذکرِالٰہی میں مشغول ہوں، حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہ تو کھلونوں سے کھیلا کرتے اور نہ ہی بچوں کے دیگر مَشاغل اختیار فرماتے۔(باہو عین یاہو، ص ۱۰ املخصاً) حضرت سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نظریں جھکا کر چلا کرتے، اگر راہ چلتے اچانک کسی مسلمان پر نظر پڑ جاتی تو اس کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا اور وہ بے اختیار پکار اُٹھتا "واللہ! یہ کوئی عام بچہ نہیں، اس کی آنکھوں میں عجیب روشنی ہے جو براہِ راست دلوں کو متاثِّر کرتی ہے" اگر نظر کسی غیر مُسلم پر پڑتی تو اس کی بگڑی سنور جاتی اور وہ کلمۂ طیبہ پڑھ کر دائرۂ اسلام میں داخل ہو جاتا۔(مناقب سلطانی، ص ۷۲ ملخصاً وغیرہ)

ولیِ کامل کی نظرِ کامل

جب سُلطانُ العارفین حضرت سُلطان باھُو رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی نظرِ ولایت سے غیر مسلموں کے قبولِ اسلام کے واقعات کئی مرتبہ پیش آئے تو مقامی غیر مسلموں میں کھلبلی مچ گئی۔ چنانچہ وہ سب حضرت سُلطان باھُو کے والدِ ماجد بازید محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ کے صاحبزادے سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی شکایت کرنے لگے۔ والد صاحب نے پوچھا: آخر میرے بچے کا قُصُور کیا ہے ؟ یہ تو بہت چھوٹا ہے، کسی پر ہاتھ اٹھانے کے قابل بھی نہیں۔ تو ایک شخص بولا: اگر ہاتھ اُٹھا لیتا تو زیادہ اچھا تھا، والدِ ماجد اس پر حیران ہوئے اور پوچھا: پھر کیا گلہ ہے ؟ ان کے سربراہ نے کہا: آپ کا بچہ ہم میں سے جسے بھی نظر بھر کر دیکھ لیتا ہے وہ مسلمان ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ سے شور کوٹ کے لوگوں کا آبائی مذہب خطرے میں پڑ گیا ہے، یہ

عجیب شکایت سُن کر والد صاحب کچھ دیر تک سوچتے رہے پھر فرمایا: اب تم ہی بتاؤ کہ اس سلسلے میں میں کیا کر سکتا ہوں ؟ کسی کے مذہب تبدیل کر لینے میں میرے بیٹے کا کیا قُصُور؟ بھلا میں اُسے نظر اٹھا کر دیکھنے سے کیسے منع کر سکتا ہوں؟ سربراہ نے کہا: قُصُور بچے کی دایہ کا ہے جو اسے وقت بے وقت بازار لے جاتی ہے۔ آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ بچے کی سیر کے لئے ایک وقت مقرر کر دیں۔ لہٰذا بازید محمد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے سختی کے ساتھ دایہ کو ہدایت کر دی کہ وہ ایک مقررہ وقت پر سلطان باہو کو باہر لے جایا کرے۔ اس کے بعد شہر کے غیر مسلموں نے اس کام پر چند نوکر رکھ لئے کہ جب سلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے گھر سے نکلیں تو بازاروں اور گلی کوچوں میں اُن کی آمد کی خبر پہنچا دی جائے لہٰذا جب نوکر خبر دیتے تو غیر مُسلم اپنی اپنی دُکانوں اور مکانوں میں چھپ جاتے۔ (مناقب سلطانی، ص۲۷، ملخصاً، وغیرہ)

بارگاہِ رسالت سے فیوض و برکات

اپنے بچپن کا ایک واقعہ بیان کرتے ہوئے سلطان باہُو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ خود فرماتے ہیں: بچپن میں ایک دن سڑک کے کنارے کھڑا تھا کہ ایک بارُعب، صاحبِ حشمت، نورانی صورت والے بُزرگ گھوڑے پر تشریف لائے اور میرا ہاتھ پکڑ کر اپنے پیچھے بٹھالیا، میں نے ڈرتے اور کانپتے ہوئے پوچھا: آپ کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں "علی بن ابی طالب" ہوں، میں نے عرض کی: مجھے کہاں لے جا رہے ہیں؟ فرمایا: پیارے آقا، محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم سے تمہیں ان کی بارگاہ میں لے جا رہا ہوں۔ بارگاہِ رسالت میں حاضری ہوئی تو وہاں امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروقِ اعظم اور حضرت عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ بھی جلوہ فرما تھے

۔مجھے دیکھتے ہی نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دونوں دستِ مبارک میری طرف بڑھائے اور ارشاد فرمایا: میرے ہاتھ پکڑلو، پھر دستِ اقدس پر بیعت لی اور کلمہ کی تلقین فرمائی۔ حضرت سلطان باہُو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میں نے کلمۂ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ پڑھا تو درجات ومقامات کا کوئی حجاب (پردہ) باقی نہ رہا، اس کے بعد امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مجھ پر توجُّہ فرمائی جس سے میرے وجود میں سچائی اور پاکیزگی پیدا ہوگئی، توجہ فرمانے کے بعد امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ عَنْہ اس مجلس سے رخصت ہوگئے۔ پھر حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے میری جانب توجہ فرمائی جس سے میرے وجود میں عدل ومحاسبۂ نفسی پیدا ہوگیا۔ پھر آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بھی رخصت ہوگئے، ان کے بعد حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے میری جانب توجہ فرمائی جس سے میرے اندر حیا اور سخاوت کا نور پیدا ہوگیا پھر وہ بھی اس نورانی مجلس سے رُخصت ہوگئے۔ اس کے بعد حضرت علی المرتضی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مجھ پر توجہ فرمائی تو میرا جسم علم، شُجاعت اور حِلم سے بھر گیا۔ پھر پیارے آقا، حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرا ہاتھ پکڑ کر خاتونِ جنّت حضرت فاطمۃُ الزہراء رَضِیَ اللہُ عَنْہَا کے پاس لے گئے تو آپ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا نے مجھ سے فرمایا: تم میرے فرزند ہو۔ پھر میں نے حسنینِ کریمین رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا کے قدمینِ شریفین کا بوسہ لیا اور ان کی غلامی کا پٹا اپنے گلے میں پہن لیا۔ پھر حُضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پیر دستگیر حضور غوثِ اعظم شیخ عبدُ القادر جیلانی الحسنی والحُسینی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے حوالے فرمادیا، حضور غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے مجھے مخلوقِ خدا کی رہنمائی کا حکم ارشاد فرمایا۔ اس واقعے کو بیان فرما کر سُلطان باہو رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے جو کچھ بھی دیکھا اپنی ظاہری آنکھوں سے

دیکھا۔ (باہو عین یاہو، ص ۱۱۱ تا ۱۱۳، ملخصاً وغیرہ)

سائلو! دامن سخی کا تھام لو — کچھ نہ کچھ انعام ہو ہی جائے گا
مُفْلِسو! ان کی گلی میں جا پڑو — باغِ خلد اِکرام ہو ہی جائے گا

(حدائق بخشش، ص ۴۱)

مجلسِ مزاراتِ اولیا

اے عاشقانِ رسول! فیضانِ اولیا سے مالا مال عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر خدمتِ دین کے لئے اپنی خدمات پیش کیجئے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سُنّتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دِین کی شمعیں جلانے میں مصروف ہے۔ دنیا بھر میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو مُنَظَّم کرنے کے لئے تقریباً 108 سے زیادہ شعبہ جات قائم ہیں، انہی میں سے ایک شعبہ **"مجلسِ مزاراتِ اولیاء"** بھی ہے، اس مجلس کے ذِمہ داران دیگر مَدَنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہوکر مختلف دینی خِدمات سرانجام دیتے ہیں۔ مثلاً صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر نعت خوانی کا اِنْعِقاد، مزارات سے بالکل ملی ہوئی مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے قافلے سفر کروانا اور بالْخُصُوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں مَدَنی حلقے لگانا، جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، قافلوں میں سفر اور مَدَنی انعامات پر عمل کی ترغیب

بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرنا نیز صاحبِ مزارِ بُزرگ کے سَجادہ نشین، خُلَفا اور مَزارات کا انتظام سنبھالنے والوں سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ ومدارِسُ المدینہ اور ملک و بیرونِ ملک ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرنا ہے۔ اللہ کریم دعوتِ اسلامی اور **"مجلسِ مزاراتِ اولیا"** کو مزید ترقّیاں عطا فرمائے اور ہمیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستقامت نصیب فرمائے۔ **اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم

اللہ کرم ایسا کرے تجھ پہ جہاں میں اے دعوتِ اسلامی تِری دھوم مچی ہے

(وسائلِ بخشش مُرَمَّم، ص۳۱۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اورآداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبُوَّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔

(مشکاۃ، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵ حدیث: ۱۷۵)

سینہ تری سُنَّت کا مدینہ بنے آقا جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

اذان کی سُنّتیں اور آداب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اذان کی سنتیں اور آداب کے بارے میں

چند نکات سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔پہلے 2 فرامین مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے:(1)فرمایا: ثواب کی خاطر اذان دینے والا اُس شہید کی مانند ہے جو خون میں لِتھڑا ہوا ہے اور جب مرے گا قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ (معجم کبیر، ۳۲۲/۱۲، حدیث:۱۳۵۵۴) (2)فرمایا: میں جنّت میں گیا، اُس میں موتی کے گُنبد دیکھے اُس کی خاک مُشک کی ہے۔ پوچھا:اے جِبرئیل!یہ کس کے واسطے ہیں ؟عَرض کی: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت کے مؤذنوں اور اماموں کیلئے۔(جامع صغیر، ص۲۵۵، حدیث: ۴۱۷۹)☆نبیِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سفر میں ایک بار اذان دی تھی اور کلماتِ شہادت یُوں کہے:اَشْهَدُ اَنِّیْ رَسُوْلُ اللہ(میں گواہی دیتاہوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں)۔(فتاویٰ رضویہ، ۳۷۵/۵)☆جس بستی میں اَذان دی جائے، اللہ پاک اپنے عذاب سے اس دن اسے امن دیتا ہے۔ (معجم کبیر، ۲۵۷/۱، حدیث ۷۴۶)☆پانچوں فرض نَمازیں ان میں جُمُعہ بھی شامل ہے جب جماعت اُولیٰ کے ساتھ مسجِد میں وقت پر ادا کی جائیں تو ان کیلئے اذان سنّتِ موکدہ ہے اور اس کا حکم مِثلِ واجِب ہے کہ اگر اذان نہ کہی گئی تو وہاں کے تمام لوگ گنہگار ہونگے۔(فتاوی ھندیة، کتاب الصلاة، باب الثانی، ۵۳/۱) ☆اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نَماز پڑھے تو وہاں کی مسجِد کی اذان اس کیلئے کافی ہے مگر اذان کہہ لینا مُسْتَحَب ہے۔ (ردالمحتار،کتاب الصلاة،مطلب فی المؤذن...الخ، ۲/ ۷۸، ۲۲)☆وَقت شُروع ہونے کے بعد اذان کہئے اگر وَقت سے پہلے کہہ دی یا وقت سے پہلے شُروع کی اور دورانِ اذان وقت آگیا دونوں صورَتوں میں اذان دوبارہ کہئے۔ (الھدایة، ۴۵/۱)☆سمجھدار بچّہ بھی اذان دے سکتا ہے۔(درمختار،کتاب الصلاة،مطلب فی المؤذن...الخ، ۲/ ۷۵)☆بے وُضُو کی اذان صحیح ہے مگر بے وُضُو کا اذان کہنا مکروہ ہے۔(قانون شریعت،ص۱۵۸)☆اذان میں اُنگلیاں کان میں رکھنا مسنون و مستحب ہے مگر ہِلانا اور گھمانا حرکتِ فضول ہے۔(فتاویٰ رضویہ، ۳۷۳/۵)☆فَجْر کی اذان میں حَیَّ عَلَی الْفَلَاح کے بعد

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم کہنا مُسْتَحَب ہے۔(درمختار، ۲/۶۷) اگر فَجْر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْم نہ کہا جب بھی اذان ہو جائے گی۔ (قانونِ شریعت ص۱۵۷)

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16(312 صفحات)اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** قِیْمَۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمائیے۔ سنتوں کی تربِیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنتوں بھرا سفر بھی ہے۔

سیکھنے سنّتیں قافلے میں چلو لُوٹنے رَحمتیں قافلے میں چلو

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

آئندہ ہفتہ وار اجتماع کی جھلکیاں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اِنْ شَآءَ اللہ اگلے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کا موضوع ہو گا **"استقامت کامیابی کا راز ہے"** اس بیان میں ہم سنیں گے کہ اِستقامت کیا ہے؟ کامیابی کے لئے اِستقامت کیوں ضروری ہے؟ اِستقامت حاصل کرنے کے فَوائد، قُرآنِ کریم اور احادیثِ طیّبہ میں اِستقامت حاصل کرنے کے طریقے، اللہ والوں کی اِستقامت کے واقعات اور اِستقامت کی راہ میں حائل ہونے والی رکاوٹوں اور استقامت حاصل کرنے کے کئی اہم نکات بھی پیش کیے جائیں گے۔ لہٰذا! **آئندہ جمعرات** بھی اجتماع میں حاضری کی نیّت کیجئے، نہ صرف خود آنے کی بلکہ **اِنفرادی کوشش** کرکے دُوسروں کو بھی ساتھ لانے کی نیّت کیجئے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں

پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ﹰالنَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِالْعَظِیْمِ الْجَاهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمِیانی رات) اِس دُرُود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر دروازے: صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

2...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

3...القول البديع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

(4) چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہ

حضرت اَحْمد صاوِی رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔(1)

(5) قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور، آمنہ کے دلبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیْقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تعجب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مدد گار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔(2)

(6) دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔(3)

1...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں: جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرت سَیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

---

1 ۔۔۔ مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة ۔۔۔ الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

2 ۔۔۔ تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵